ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

صحیح ابن حبان میں مباحث سیرت کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Sīrah Discourses in Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān

Muhammad Usman
PhD scholar, Department of Islamic Studies University of Engineering and Technology, Lahore
Email. hafizusman7570@gmail.com
Dr Hafiz Qudratullah
Assistant prof, Department of Islamic Studies University of Engineering and Technology, Lahore
Email. hafizqudratullahuet@gmail.com

Abstract

Sahih Ibn Hibban is a comprehensive and important book of hadith.Sahih Ibn Hibban's status as a source is as authentic and reliable as hadith books compared to seerah books. Sahih Ibn Hibban, besides being a massive book of hadith, is also an authentic source of the Prophet's biography. The narrations in Sahih Ibn Hibban about the Prophet's biography are more reliable than the historical books of seerah. Deriving and deducing the Prophet's biography from authentic Ibn Hibban's narrations is a great addition to the discussions on biography.The article collects the authentic traditions of Ibn Hibban on the biography. The traditions of the biography have been reviewed according to the principles of the hadith scholars. In biography writing, the hadith-style approach is more reliable and authentic than the historical style.

***Key words** : Sahih Ibn Hibban , Imam Ibn e Hibban ,authentic , comprehensive and important.*

تمہید:

سیرت وحدیث سدا بہار موضوعات ہیں، دورِ نبوی ﷺ سے لے کر آج تک اس باغ میں سے لاکھوں کروڑوں لوگوں نے خوشہ چینی کی، محدثین اور سیرت نگاروں کی جماعتیں ہر دور میں قائم رہی ہیں جو حدیث وسیرت کی خدمت کرتی رہیں۔ اور یہ سلسلہ تاہنوز جاری وساری ہے۔ سیرت جہاں پر نبی کریم ﷺ کی زندگی کی معلومات کا خزانہ ہے وہاں پر مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز ومحور بھی ہے، سیرتِ رسول ﷺ جہاں پر علمی وعملی اور ملی وقومی ضرورت ہے وہاں پر سماجی واخلاقی بلکہ انسانی وتمدنی ضرورت بھی ہے۔ اسی لیے سیرت کا مطالعہ صرف مسلمانوں کی عقیدت یا ضرورت ہی نہیں بلکہ انسانیت کی ضرورت ہے، ڈاکٹر محمود احمد غازی فرماتے ہیں:

"جب ہم مطالعہ سیرت کی ضرورت اور اہمیت پر بات کرتے ہیں تو ہمارے سامنے دو مختلف ضرورتیں یا دو مختلف اہمیتیں ہوتی ہیں۔ ضرورت واہمیت کی ایک سطح مسلمانوں کے لئے اور ایک دوسری سطح غیر مسلموں کے لئے ہے۔ مسلمان جن اسباب اور محرکات کی بنیاد پر سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں ان کی نوعیت اور ہے، جبکہ غیر مسلم جب سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ اس کے اسباب اور محرکات دوسرے ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں:

پھر مسلمانوں میں مختلف لوگوں کی ضروریات اور دینی سطح کے لحاظ سے سیرت النبی کے مطالعہ، ضرورت اور اس کی اہمیت کی الگ الگ سطحیں ہیں۔ عامۃ الناس کی سطح اور ہے تعلیم یافتہ افراد کی سطح اور ہے اور متخصصین کی سطح اور ہے۔ پھر جب ہم اہمیت کی بات کرتے ہیں تو دور جدید میں سیرت کی اہمیت کے بعض نئے پہلو اور بعض نئی جہتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ سیرت کے مطالعہ کی تہذیبی اہمیت بھی ہے، بین الاقوامی اہمیت بھی ہے، سیرت کے مطالعہ کی علمی اور تاریخی اہمیت بھی ہے۔ اس کی وجہ سے دور جدید کو، چاہے وہ مسلمانوں پر مشتمل ہو یا غیر مسلموں پر سیرت کا سنجیدگی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ سیرت

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

ایک لامتناہی اور متلاطم سمندر ہے۔ علم سیرت محض ایک شخصیت کی سوانح عمری نہیں ہے، بلکہ یہ ایک تہذیب، ایک تمدن، ایک ملت اور ایک الٰہی پیغام کے آغاز اور ارتقاء کی ایک انتہائی اہم، انتہائی دلچسپ اور انتہائی مفید داستان ہے۔ سیرت ایک ایسا دریائے متلاطم ہے جس کے درہائے ناسفتہ لامتناہی ہیں۔[1] سیرت ایک ایسا عنوان ہے جس سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا، بلکہ کسی بھی معاشرے کی کامیابی وکامرانی کا راز سیرتِ رسول ﷺ کے ماخوذ اسباق کے عملی نفاذ میں ہے، مدینہ طیبہ کی ایک چھوٹی سی آزاد ریاست ہمارے سامنے ہے، جہاں پر اوس اور خزرج برس ہا برس سے ایک دوسرے کا خون کر رہے تھے، امن وسلامتی کے الفاظ اس معاشرے کی ڈکشنری سے حذف کیے جا چکے تھے، خواتین کی ناموس کو پاؤں تلے روندا جا رہا تھا، بچیوں کا زندہ دفن کرنا ان کا معمول تھا، حلال وحرام کی تمیز اور فرق کے اصول مٹ چکے تھے، قبائلی عصبیت اپنے عروج پر تھی، خون کے رشتوں کا پاس ختم ہو چکا تھا، الغرض کوئی برائی اور گناہ ایسا نہیں جو اس معاشرے کا حصہ نہ ہو، مگر اس معاشرے میں نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوتی ہے، کئی برس کی بڑی سخت اور کٹھن محنت کے نتائج بر آمد ہونے لگتے ہیں، آفتابِ سیرت کی نورانی کرنیں دلوں کو روشن کرتی ہیں، مہتابِ عرب کی روشنی سینوں کو ٹھنڈا کرتی ہے، لڑنے والے باہم شیر وشکر نظر آتے ہیں، عزت کے درپے ہونے والے ناموسوں کے محافظ بن جاتے ہیں، بچیوں کو در گور کرنے والے ان پر جان چھڑکتے ہیں، قبائلی عصبیت پر مرنے والے اسلام کے نام پر مر مٹنے کا جذبہ دکھاتے ہیں، راہزن اور ڈاکو ایسی تبدیلی کی لپیٹ میں آتے ہیں کہ خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلانے لگتے ہیں، چور محافظ بن جاتے ہیں، بھٹکے ہوئے دوسروں کے رہبر کہلاتے ہیں۔ الغرض نبی کریم ﷺ معاشرے میں ایسی اصلاحات لاتے ہیں جن سے صدیوں کے بگڑے سماج بھی سنور جاتے ہیں۔

موضوع کا تعارف واہمیت:

گزشتہ سطور میں سیرتِ رسول ﷺ کی ضرورت واہمیت واضح کی گئی، جب انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں، ہر زاویہ سے سیرت کی ضرورت ایک مسلمہ حقیقت ہے، تو ضرورت اس امر کی ہے کہ سیرت کا ایسا مواد مہیا کیا جائے جس کی نسبت رسولِ مکرم ﷺ کی طرف صحیح اور درست ہو، بلکہ وہ منہج محدثین کے مطابق ہو، اس میں رطب ویابس کو جمع کرنے کی بجائے محقق اور مستند معلومات کا خزانہ ہو، معتمد اور معتبر ذرائع سے اکٹھا کیا جائے، تاکہ وہ علمی حلقوں میں ایک مستند ذخیرہ ہونے کے ساتھ ساتھ اہل علم وفضل کا مرجع بھی ہو۔

دراصل سیرت نگاروں نے صحت استناد کے مقابلے میں زیادہ توجہ واقعہ کی جزئیات اور مشمولات کی تلاش میں صرف کی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سیرت کی کتابوں میں واقعات مربوط ومنظم تو ہو گئے مگر مستند ومعتبر نہ ہو سکے۔

اس مضمون میں صحیح ابن حبان کی روشنی میں سیرتی مباحث کا مختصر جائزہ لیا جا رہا ہے جس کا مقصد صحیح ابن حبان میں معیارِ محدثین کے مطابق احادیث کو پیش کرنا اور سیرت کا بہترین مواد مہیا کرنا ہے۔

آپ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری:

رسول اللہ ﷺ مکہ میں شعبِ بنی ہاشم کے اندر ۹/ ربیع الاوّل اعام الفیل یوم دوشنبہ کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ اس وقت نوشیرواں کی تخت نشینی کا چالیسواں سال تھا اور ۲۰/ یا ۲۲/ اپریل ۵۷۱ء کی تاریخ تھی۔ (اپریل کی تاریخ کا اختلاف عیسوی تقویم کے اختلاف کی وجہ سے ہے) علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری رحمہ اللہ کی تحقیق یہی ہے۔[2]

نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت میں مورخین نے اختلاف کیا ہے، طبری اور ابن خلدون نے 12 ربیع الاول اور حافظ ابن کثیر نے 10 ربیع الاول بیان کی ہے مگر سب کا اتفاق ہے کہ دن پیر کا تھا۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ آپ کی ولادت 9 ربیع الاول کو ہوئی ہے کیونکہ پیر کا دن 9 تاریخ کے سوا کسی دوسری تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتا لہذا تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے 9 تاریخ ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

[1] غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، 2010ء، محاضرات سیرت، ص16، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، پاکستان، ط2022ء

[2] منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، 1930ء، رحمۃ للعالمین، ج1، ص39،38

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

نیز تاریخ ولادت کے متعلق مصر کے مشہور ہیئت دان عالم محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپ سی ایم کی ولادت 9 ربیع الاول روز دوشنبہ مطابق 20 اپریل 571ء کو ہوئی تھی۔ محمود فلکی نے جو استدلال کیا ہے وہ کئی صفحوں میں آیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) صحیح بخاری میں ہے کہ ابراہیم (نبی سلام کے صاحبزادے) کے انتقال کے وقت آفتاب کو گہن لگا تھا اور سن 10ھ تھا (اور اس وقت آپ ﷺ کی عمر کا تریسٹھواں سال تھا۔)

(۲) ریاضی کے قاعدے سے حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ 10ھ کا گہن 7 جنوری 632ء کو 8 بجکر 30 منٹ پر لگا تھا۔

(۳) اس حساب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر قمری 63 برس پیچھے نہیں تو آپ کی پیدائش کا سال 571ء ہے جس میں از روئے قواعد ہیئت ربیع الاول کی پہلی تاریخ 12 اپریل 571ء کے مطابق تھی۔

(۴) تاریخ ولادت میں اختلاف ہے لیکن اس قدر متفق علیہ ہے کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور دوشنبہ یعنی پیر کا دن تھا اور تاریخ 8 سے لیکر 12 تک میں منحصر ہے۔

(۵) ربیع الاول مذکور کی ان تاریخوں میں دوشنبہ کا دن نویں تاریخ کو پڑتا ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر تاریخ ولادت قطعاً 9 ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء بنتی ہے۔[3]

بوقت ولادت والدہ کے لیے خوشی کا اشارہ:

ابن حبان ؒ، ابن سعد ؒ اور دیگر بہت سے محدثین نے روایت بیان کی ہے آپ ﷺ کی ولادت کے قریب آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ایک خواب دیکھا، جس کی تفصیل یوں ہے:

«قَالَ ابْنُ حِبَّانَ : أخبرنا علي بن الحسين بن سلمان بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (إِنِّي - عِنْدَ اللَّهِ - مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ ذَلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ - حِينَ وَضَعَتْنِي - أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشام) »[4]

ترجمہ:

حضرت عرباض بن ساریہ فزاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اس وقت اللہ کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ ابھی آدمؑ اپنی مٹی میں تھے، اور میں تمہیں اپنی ابتداء کے بارے میں بتاتا ہوں: میں اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کی دعاء اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی والدہ کا دیکھا ہوا وہ خواب ہوں کہ جو انہوں نے دیکھا، جب انہوں نے مجھے جنا، کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

درجۂ حدیث:

یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، علامہ ناصر الدین البانی ؒ نے اسے صحیح لغیرہ کہا ہے۔[5]

مفہوم الحدیث:

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے موقع پر والدہ ماجدہ نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے جسم سے نکلنے والے نور نے شام کے محلات کو روشن کر دیا، یہ حقیقت میں آپ ﷺ کی نبوت کی روشنی کی دلیل ہے جس نے پوری دنیا کو دین کے نور سے منور فرما دیا۔ اور رہتی دنیا تک یہ نور مزید پھیلتا جائے گا اور اہل ایمان کو اسی کی بدولت قیامت کے دن بھی روشنی نصیب ہو گی۔

---

[3] شبلی، مولانا شبلی نعمانی، 1914ء، سیرت النبی ﷺ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س،ن، ج1، ص114

[4] ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی، 354ھ، صحیح ابن حبان، دار ابن حزم، بیروت، ط2012ء، رقم الحدیث: 6370

[5] البانی، امام، ابو عبد الرحمن، محمد ناصر الدین، بن الحاج، 1420ھ، سلسلہ احادیث صحیحہ، مکتبۃ المعارف، الریاض، سعودی عرب، رقم الحدیث: 1546

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

بعض روایتوں میں بتایا گیا ہے کہ ولادت کے وقت بعض واقعات نبوت کے پیش خیمے کے طور پر ظہور پذیر ہوئے، یعنی ایوانِ کسریٰ کے چودہ کنگورے گر گئے، مجوس کا آتش کدہ ٹھنڈا ہو گیا، بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور اس کے گرجے منہدم ہو گئے۔ مگر اس کی سند پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی ہے اور ان قوموں کی تاریخ سے بھی اس کی کوئی شہادت نہیں ملتی، حالانکہ ان واقعات کو قلمبند کیے جانے کا قوی داعیہ موجود تھا۔ علامہ محمد الغزالی نے اس کا رد کیا اور کہا ہے کہ ایسی باتیں ایسی صحیح نظریہ کی غلط تعبیر سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، مزید فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی رسالت یقیناً قیصر و کسریٰ کے ظلم کا خاتمہ ہے جیسے موسیٰؑ کی بعثت فرعون کے ظلم کا خاتمہ تھا۔[6]

ولادت کے بعد آپ کی والدہ نے عبد المطلب کے پاس پوتے کی خوشخبری بھجوائی۔ وہ شاداں و فرحاں تشریف لائے اور آپ کو خانہ کعبہ میں لے جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اس کا شکر ادا کیا۔ اور آپ کا نام محمد تجویز کیا۔ یہ نام عرب میں معروف نہ تھا، پھر عرب دستور کے مطابق ساتویں دن ختنہ کیا۔[7]

بعض روایتوں میں یہ بیان ہوا کہ آپ ﷺ پیدائشی طور پر مختون پیدا کیے گئے تھے، ایسی روایات بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچ پائیں، علامہ ابن قیم نے بھی ان کی تردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے بارے میں کوئی بھی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔[8]

نسب نامہ مبارک:

آپ ﷺ کا اسم گرامی "محمد" ہے۔ ﷺ۔ ہر ذی شعور اور باوقار قوم میں نسب نامہ کی اہمیت موجود رہی ہے، رسولِ مکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر کچھ لکھتے ہوئے آپ ﷺ کے نسب نامہ مبارک سے ہی آغاز کیا جا رہا ہے۔

نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا سلسلہ نسب تین حصوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک حصہ جسکی صحت پر اہل سیر اور ماہرین انساب کا اتفاق ہے۔ یہ عدنان تک منتہی کہلاتا ہے اور دوسرا حصہ جس میں اہل سیر کا اختلاف ہے اور کسی نے توقف کیا ہے اور کوئی قائل ہے۔ یہ عدنان سے اوپر ابراہیم علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے۔ تیسرا حصہ جسمیں یقیناً کچھ غلطیاں ہیں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اوپر حضرت آدم علیہ السلام تک جاتا ہے۔ اس کی جانب اشارہ گزر چکا ہے۔ ذیل میں تینوں حصوں کی قدرے تفصیل دی جا رہی ہے۔

پہلا حصہ:

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (شیبہ) بن ہاشم (عمرو) بن عبد المناف (مغیرہ) بن قصی (زید) بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن نظر (قیس) بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (عامر) بن الیاس بن مضر بن معد بن عدنان۔[9]

دوسرا حصہ:

عدنان سے اوپر یعنی عدنان بن اُدبن ہمیسع بن سلامان بن عوص بن قموال بن اُبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلد بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیض بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبرین بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن اُرعوی بن عیض بن دیشان بن عیصر بن افناد بن ایہام بن مقصر بن ناحث بن سمی بن مزی بن عوضہ بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم۔[10]

تیسرا حصہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اوپر۔ ابراہیم بن تارح (آذر) بن ناحور بن ساروع (یا ساروغ) بن راعو بن فالح بن عابر بن شالھ بن ارمخشد بن سام بن نوح علیہ السلام بن متوشلخ بن اخنوخ (کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام ہے) بن ہرد بن مہلائیل بن قینان بن آنوشہ بن شیث بن آدم علیہ السلام۔[11]

---

[6] محمد غزالی، سقا، علامہ، 1996ء، فقہ السیرہ، (مترجم) ابو مسعود اظہر ندوی، نشریات، لاہور، ط 2010ء، ص 57

[7] ابن ھشام، محمد بن عبد الملک، سیرت ابن ھشام، ادارہ ادبیات اردو، حیدر آباد، دکن، 1948 ج 1، ص 160، 159

[8] ابن قیم، حافظ، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر الجوزیۃ، 751ھ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ط 1996ء، ج 1، ص 18

[9] ابن ھشام، سیرت ابن ھشام، ج 1، ص 201

[10] منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، 1930ء، رحمۃ للعالمین، ج 2، ص 14

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

والدہ خواب دیکھتی ہیں:

«قَالَ ابنُ حبّانَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (إِنِّي - عِنْدَ اللَّهِ - مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ ذَلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وبِشارة عِيسَى ورُؤيا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ - حِينَ وَضَعَتْنِي - أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشام) »[12]

ترجمہ:

حضرت عرباض بن ساریہ فزاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اس وقت اللہ کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ ابھی آدمؑ اپنی مٹی میں تھے، اور میں تمہیں اپنی ابتداء کے بارے میں بتاتا ہوں: میں اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کی دعاء اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی والدہ کا دیکھا ہوا وہ خواب ہوں کہ جو انہوں نے دیکھا، جب انہوں نے مجھے جنا، کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

درجۂ حدیث:

یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اسے صحیح لغیرہ کہا ہے۔[13]

مفہوم الحدیث:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل آپ ﷺ کے متعلقہ چار احوال بیان کیے گئے ہیں جن سے آپ ﷺ کی عظمت بھی ظاہر ہوتی ہے اور نبوت کی صداقت بھی، وہ امور درج ذیل ہیں:

1 حضر

ت آدمؑ کی تخلیق سے بھی قبل رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں **خاتم النبیین** لکھ دیا گیا تھا۔

2 آ

پ ﷺ دنیا میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا بن کر آئے ہیں جو انہوں کی تھی۔ اس کا تذکرہ سورۃ البقرہ میں کیا گیا ہے۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾﴾[14]

ترجمہ:

اے ہمارے رب! اور ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انھیں کتاب و حکمت سکھائے اور انھیں پاک کرے، بیشک تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔

3 ا

سی طرح آپ ﷺ حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہیں، جس کا تذکرہ سورۃ الصف میں ہے۔

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶﴾﴾[15]

---

[11] منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، 1930ء، رحمۃ للعالمین، ج2، ص18

[12] ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی، 354ھ، صحیح ابن حبان، دار ابن حزم، بیروت، ط2012ء، رقم الحدیث: 6370

[13] البانی، امام، ابو عبد الرحمن، محمد ناصر الدین، بن الحاج، 1420ھ، سلسلہ احادیث صحیحہ، مکتبۃ المعارف، الریاض، سعودی عرب، رقم الحدیث: 1546

[14] البقرۃ 129:02

[15] الصف 06:61

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

ترجمہ:

اور جب عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات کی صورت میں ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو انھوں نے کہا یہ کھلا جادو ہے۔

4 آ

پ ﷺ کی پیدائش کے قریب آپ کی والدہ نے جو خواب دیکھا، آپ ﷺ اس کی تعبیر ہیں۔

قبیلہ قریش سے آپ ﷺ کا انتخاب:

«قَالَ ابنُ حبّانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم: (إن اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدم - ولا فخر - وأول من تنشقُّ عنه الأرض وأولُ شافعٍ وأولُ مُشَفَّعٍ .»[16]

ترجمہ:

حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل سے کنانہ کو، بنو کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب کیا، پس میں اولادِ حضرت آدمؑ کا سردار ہوں، اور کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا ہوں گا جس سے زمین کھولی جائے گی اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا، اور میں ہی پہلا ہوں گا جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

درجۂ حدیث:

یہ حدیث صحیح ہے، علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔[17]

البتہ کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ روایت صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔[18]

مفہوم الحدیث:

اس حدیث میں بنیادی طور پر رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے کئی پہلو ذکر کیے گئے ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1 آ

پ ﷺ خاندانی اعتبار سے سب سے اعلیٰ اور افضل نسب کے حامل ہیں۔

2 قبر

وں سے اٹھنے کے وقت آپ ﷺ سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔

3 سب

سے پہلے سفارش کرنے کا حق آپ ﷺ کو ہی دیا جائے گا۔

4 ا

سی طرح سب سے پہلے آپ ﷺ کی ہی سفارش قبول بھی کی جائے گی۔

آپ ﷺ کے اسمائے گرامی:

«قَالَ ابنُ حبّانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ

---

[16] ابن حبان، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث : 6209

[17] البانی، امام، ابو عبد الرحمن، محمد ناصر الدین، بن الحاج، 1420ھ، سلسلہ احادیث صحیحہ، مکتبۃ المعارف، الریاض، س،ن، رقم الحدیث:302

[18] مسلم، امام مسلم بن حجاج القشیری، 206ھ، الصحیح لمسلم، دار السلام، الریاض، ط1999ء، رقم الحدیث:2278

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

وَأَنَا الْمَاحِي ـ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ ـ وَأَنَا الحَاشِرُ ـ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِهِ ـ وَأَنَا الْعَاقِبُ ـ الَّذِي لَيْسَ بعده نبي ۔»[19]

ترجمہ:

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں جس کے ذریعے کفر کو مٹا دیا جائے گا، میں حاشر ہوں جس کے قدموں میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی ﷺ نہ ہو گا۔

درجۂ حدیث:

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے بھی روایت کیا ہے۔[20]

مفہوم الحدیث:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے کئی اسمائے گرامی اور ان کے معانی و مفاہیم کا بیان ہے۔ ناموں کی کثرت اوصاف کی کثرت پر دلالت کرتی ہے، اور آپ ﷺ کے تمام اسماء ایسے ہی ہیں کہ آپ ان میں اسم با مسمّی ہیں۔

«قَالَ ابن حبّان: أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نفسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ: (أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ والمُقَفِّي والحاشِرُ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ)»[21]

ترجمہ:

حضرت ابو موسیٰ ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنے کچھ نام بتائے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں، احمد، مقفی، حاشر اور نبی الرحمۃ اور نبی ملحمہ ہوں۔

درجۂ حدیث:

یہ حدیث صحیح ہے، اسے امام مسلمؒ نے بھی روایت کیا ہے۔[22]

مفہوم الحدیث:

اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ کے بعض اسمائے گرامی کا تذکرہ ہے، مقفی کا لفظی معنٰی ہے "جسے کسی کے پیچھے چلایا گیا ہو" مراد یہ ہے آپ ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد بھیجا گیا ہے۔ نبی الرحمہ سے مراد ایسا نبی جو سراپائے رحمت و شفقت ہے۔ نبی التوبہ، یعنی جس کا پیغام ہی یہ ہے کہ لوگ اللہ سے توبہ کریں۔ **نبی الملحمہ**، یعنی جس نبی ﷺ کو قتال کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور اس کی شریعت میں جہاد کا حکم موجود ہے۔

نبی کریم ﷺ **نبی الملحمہ** ہیں، آپ کی شریعت میں جہاد و قتال کی تحریض بھی موجود ہے۔ بعض معترضین کی طرف سے اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ حالانکہ اس اعتراض کی علمی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

صحیح ابن حبان میں نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا آغاز کرتے ہوئے، قبل از نبوت کے چالیس سالوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس میں سب سے پہلے آپ ﷺ کی جائے ولادت مکہ مکرمہ کا تعارف ہے۔ پھر آپ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر خیر ہے، بوقت ولادت والدہ نے جسم سے نور نکلنے کے متعلق خواب دیکھا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

پھر آپ ﷺ کے نسب نامہ مبارک کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ نسب نامہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور پھر ان تینوں کی استنادی حیثیت پر بات کی گئی ہے۔ اس کے بعد قریش کے قبائل کا تعارف پیش کیا گیا ہے، جن میں مندرجہ ذیل قبائل شامل ہیں: بنو غالب، بنو محارب، بنو حارث، بنو عدی، بنو سہم، بنو جمح، بنو تیم، بنو کلاب، بنو زہرہ، بنو عبد الدار، بنو اسد، بنو عبد شمس اور بنو امیہ۔

---

[19] ابن حبان، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث : 6280

[20] بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: 3532، مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، الصحیح لمسلم، رقم الحدیث: 2354

[21] ابن حبان، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث : 6281

[22] الصحیح لمسلم، رقم الحدیث: 4818

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

آپ ﷺ کے ساتھ روحانی طور پر سب زیادہ اور جسمانی و نسبی تعلق میں بھی بہت اہمیت کی حامل شخصیت حضرت ابراہیمؑ کا تعارف اور ان کے علاقوں کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے صفاتی اسمائے گرامی ذکر کیے گئے ہیں۔ خاندان کے تعارف میں جد امجد ہاشم، اور ان کے متعلق کچھ اہم واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ اسی طرح دادا عبد المطلب کے بارے میں اہم معلومات جمع کی گئی ہیں۔ زمزم کے کنویں اور واقعہ فیل کو ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد بطورِ خاص آپ ﷺ والد ماجد کا ذکر ہے۔ قبیلہ قریش کا تعارف پیش کیا گیا اور پھر اس کی تمام شاخوں سے آپ ﷺ کے تعلق کی حدیث بیان کی گئی ہے، اسی طرح قریش کی فضیلت اور منقبت میں کئی احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

دنیا میں قریش کا مقام و مرتبہ بیان کیا گیا اور ان کی دشمنی اور مخالفت کی مذمت احادیث کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ اصل مقام اسلام اور دین کے ساتھ ہے، پھر قبائلی حیثیت کا تعارف ہے۔ اسی طرح صحیح ابن حبان میں قبل از نبوت کے چالیس سالوں کے اہم واقعات اور احوال ذکر کیے گئے ہیں۔ جس کی ابتداء بچپن میں قبیلہ بنو سعد میں جانے سے کی گئی ہے۔ اسی تناظر خیباتِ بنو سعد کی تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی رضاعی بہن شیماء کا ذکر ہوا۔ اسی طرح ایک اور مرضعہ کا بیان بھی ہوا۔

اس کے بعد بچپن میں پیش آنے والے اہم واقعہ شق صدر کو بیان کیا گیا ہے، پھر اسی تناظر میں آپ ﷺ کا والدہ ماجدہ کے پاس واپس آجانا بیان ہوا ہے۔ والدہ محترمہ کی وفات کے بعد دادا کی کفالت میں آنا، پھر ان کی وفات کے بعد چچا ابوطالب کی کفالت میں آنا اور ان کا آپ ﷺ کے چہرے کے ذریعے بارش طلب کرنا ذکر کیا گیا ہے۔ جوانی کی عمر شام کے ایک سفر میں راہب سے ملاقات کا ذکر کیا گیا ہے، عین جوانی میں جنگ فجار میں شرکت بیان کی گئی ہے، اس تناظر میں جنگ فجار کے مقامات کو تفصیلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جن میں بطورِ خاص السیل الکبیر، تنعیم، عسفان، حدیبیہ، تخلیص اور طائف کی حدود اربعہ بیان کی گئی ہے۔

اسی طرح جنگ فجار میں شرکت کرنے والے قبائل کو بھی بالتفصیل بیان کیا گیا ہے جن میں خاص طور پر بنو ہوازن، قیس عیلان اور ثقیف کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد زندگی کا اہم ترین معاملہ حلف الفضول میں شرکت کرنا، بیان کیا گیا اور اس کی بہت سی تفصیلی جزئیات کو ذکر کیا گیا ہے۔ جفاکشی کی زندگی کی جھلک پیش کی گئی، پھر سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی تفصیل پیش کی گئی اور سیدہ خدیجہ کے فضائل پر مشتمل احادیث صحیح ابن حبان سے پیش کی گئی ہیں۔ جن میں آپ کو جنت کی خوشخبری ملی، چار اہم ترین خواتین میں آپ کی شمولیت، رسول اللہ ﷺ کی آپ سے محبت اور دیگر فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

اس کے بعد تعمیر کعبہ میں شرکت اور حجر اسود کی تنصیب میں اختلاف پر جج اور فیصل بننے کا ذکر کیا گیا ہے، اسی طرح تعمیر کعبہ میں قریش کے وسائل کی کمی اور اسباب واضح کیے گئے ہیں۔ مدینہ طیبہ کی طرف ایک سفر کا ذکر کیا گیا ہے، پھر آپ کے ذریعہ معاش تجارت کو بیان کیا گیا ہے۔ جاہلیت کے زمانے میں بھی مراسمِ شرک سے اجتناب اور دوری کا بیان ہے، پھر اسی دور کے چند موحدین سے آپ ﷺ کی ملاقاتوں کا بیان ہے، اور اس دور کے آپ ﷺ کے احبابِ خاص کو بیان کیا گیا ہے، جن میں حضرت ابو بکرؓ اور دیگر اہم شخصیات شامل ہیں، اسی طرح جن موحدین سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اُن میں بطورِ خاص قس بن ساعدہ، ضماد ازدی، ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ بات بھی ثابت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ اس دور میں جیسے شرکیہ مراسم سے محفوظ تھے، اسی طرح دیگر لہو و لعب کے افعال و اعمال سے بھی محفوظ و مامون تھے۔ ﷺ

نبی کریم ﷺ نے جب اعلانِ نبوت کیا اور دعوتِ دین کا آغاز کیا تو اپنے بھی بیگانے بن گئے، جن پر اعتماد تھا وہی دشمنی پر اتر آئے، قبل از اعلانِ نبوت آپ ﷺ معاشرے میں صادق اور امین کے لقب سے معروف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ نے پہلی دعوت دی تو بھی لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے آپ ﷺ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے۔

مشرکین اپنی جاہلانہ رسومات اور گمراہ کن نظریات میں اتنے پختہ ہو چکے تھے کہ انہیں **لا الٰہ الا اللہ** کی بات بالکل عجیب اور انوکھی لگتی تھی، وہ ہر بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ تھے مگر بتوں کی پوجا سے پیچھے ہٹنے والے نہ تھے۔ اور نبی کریم ﷺ کی دعوت کا نقطہ آغاز ہی یہی تھی کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ اس لیے انہوں نے آپ کی خوبیوں اور اچھائیوں کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور آپ کی دشمنی میں ہر حد تک جانے کے لیے آمادہ اور تیار ہو گئے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

آپ ﷺ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا، آپ کو شعب ابی طالب میں محصور کیا گیا، آپ کے رفقاء اور اولین اسلام قبول کرنے والوں کو سخت آزمائشوں میں ڈالا گیا، انہیں اسلام چھوڑنے کے لیے ہر طرح سے مجبور کیا گیا، خود نبی کریم ﷺ کو بھی سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، اس فصل میں صحیح ابن حبان کی روشنی میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعوتِ دین پیش کرنے پر طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا، آپ کو بے نسل کہا گیا، حالت نماز اور سجدے میں آپ کے جسد اطہر پر اونٹ کی اوجھڑی کو لا کر رکھ دیا گیا، صحن بیت اللہ میں آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچا گیا، آپ کو مجنون، پاگل اور دیوانہ کہا گیا، آپ کے پیش کردہ کلام یعنی کلام اللہ قرآن مجید کی تضحیک کی گئی، سیدنا جبرائیلؑ کو معاذاللہ شیطان کہا گیا، نازل کرنے والے اللہ تعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ صبر کا دامن تھامے رکھا اور تکالیف و مصائب برداشت کر کے بھی اللہ کے دین کی تبلیغ کرتے رہے۔

جب مشرکین کا ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا اور کوئی راستہ باقی نہ بچا تو رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے خلاف بددعا کی اور انہیں شدید قسم کے قحط کا سامنا کرنا پڑا، یہاں تک کہ وہ ہڈیاں چوس چوس کر اپنا گزارہ کرنے پر مجبور ہو گئے، ان کے سردار نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، منت سماجت کے ساتھ رشتہ داری کے واسطے دیے اور قحط کو ختم کرنے کی دعا کرنے کا کہا، آپ ﷺ اس قحط کے ساتھ یہ امید رکھتے تھے کہ یہ لوگ مشکل کے اندر مبتلا ہوں گے تو اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور اسی طرح ان کی آخرت بہتر ہو جائے گی۔

الغرض آپ ﷺ کے اعلانِ نبوت سے لے کر مکی دور کے تیرہ سالوں کے اختتام تک مشرکین نے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو تنگ کیا، اذیتوں میں ڈالا، ہر طرح کے مصائب کا نشانہ بنایا۔ طعن و تشنیع سے لے کر جان دشمنی تک گئے اور آپ ﷺ کے قتل تک کی ناپاک سازشیں ہوئیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حفاظت بھی فرمائی اور آپ ﷺ صبر واستقلال کے ساتھ ہمیشہ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

کتاب میں نبی کریم ﷺ کی خصوصیات ذکر کی گئی ہیں، جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شرف بھی عطا فرمایا اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر برتری بھی عطا کی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ اس نے بعض انبیاء کو بعض پر فوقیت اور برتری عطا کر رکھی ہے لیکن کسی بھی نبی کی توہین اور تنقیص کے بغیر کسی بھی نبی کی برتری بیان کی جاسکتی ہے جو قرآن وسنت میں مذکور ہو۔ البتہ نبی کریم ﷺ کے خصائص کو اس اعتبار سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے کہ آپ کو ملنے والی بعض خصوصیات کا تعلق دنیا سے جبکہ بعض کا آخرت کے ساتھ ہے۔ مگر یہ بات واضح ہے کہ آپ ﷺ کو ملنے والی خصوصیات آپ کے لیے بہت بڑے شرف اور عزت کی بات ہے۔ اولاً ہم نے نبی کریم ﷺ کے ایسے خصائص ذکر کیے ہیں جن کا تعلق آپ ﷺ کی دنیوی زندگی کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ ان چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو دیگر انبیاء کے مقابلے میں نبی کریم ﷺ کی دی گئی تھیں اور آپ ﷺ ان کے ساتھ فضیلت اور برتری سے نوازا گیا، آپ ﷺ ازل سے ہی **خاتم النبیین** تھے، جامع کلمات عطا کیے گئے، ایک مہینے کی مسافت پر دشمن کا مرعوب ہونا، زمین کا مسجد اور پاک ہونا، جہاں بھی وقت ہو جائے، اُدھر ہی ادائے نماز کی رخصت ملنا۔ وغیرہ

وصال کے روزے کی خصوصیت، موت سے قبل دنیا میں اس کا اشارہ مل جانا، آپ ﷺ کے ذریعے برکات کا ظہور ہونا، شیطان کے شر سے آپ ﷺ کا محفوظ ہونا، شیطان پر دیا گیا آپ ﷺ کا غلبہ، صباء کے ذریعے آپ ﷺ کی مدد جس سے مراد مشرقی جانب سے آنے والی ہوا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے غزوہ احزاب کے موقع پر نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مدد کی۔ آپ ﷺ کا خلیل اللہ کے منصب پر فائز ہونا، جبریلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا، جنت و جہنم کو دیکھنا اور دیگر تمام امتوں کو نبی کریم ﷺ کا دنیا میں ہی دیکھ لینا بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کی ان خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا جن کا تعلق اخروی زندگی کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کو ملنے والا حوض، اس کا ثبوت، برتن، اوصاف اور پینے والے کا شرف ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح آخرت میں ملنے والی شفاعت کبریٰ کی تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ شفاعت کا حق دار کون ہو گا اور محروم کون ہو گا اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جب دیگر انبیاء سفارش کرنے سے انکار کریں گے اور انکار کے اسباب بھی احادیث کی روشنی میں ذکر کیے گئے ہیں، جب آپ ﷺ کو شفاعت عظمیٰ کی سعادت نصیب ہو گی تو آپ سب سے پہلے شافع اور سب سے پہلے مشفع ہوں گے۔

آپ ﷺ کے ہاتھ میں **لواء الحمد** ہو گا اور تمام انبیاء اس کے نیچے ہوں گے، اسی طرح آپ ﷺ کو مقام محمود نصیب ہو گا اور آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور آپ ﷺ کے لیے اسے کھولا جائے گا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے خصائل و شمائل بھی بیان ہوئے۔ اور حلیہ مبارک بالتفصیل ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ کے لباس اور عمامہ مبارک کا ذکر کیا گیا اور آپ کے دیگر اخلاقی رویے بطورِ خاص ذکر کیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کے معجزات کو ذکر کیا گیا ہے۔ متکلمین کی اصطلاح میں معجزے کی تعریف یہ ہے کہ "کسی نبی سے کسی ایسے واقعے کا ظہور ہونا جو عام حالات میں انسانی دسترس سے باہر ہو اور جس کی توجیہہ سے عقلِ انسانی عاجز ہو۔"

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

محدّثین نے اس کے لئے 'علامت' اور 'دلیل' کے الفاظ استعمال کیے ہیں اور قرآن نے اسے 'آیت' اور 'برہان' سے تعبیر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو خالق اور حاکم تسلیم کر لینے کے بعد معجزے کی حیثیت قانونِ فطرت کے ایک خارق کی نہیں رہتی بلکہ قانونِ فطرت کے عین مطابق ہو جات ہے کیونکہ جو ارادۂ الٰہی فطرت کے سلسلۂ اسباب و علل کا خالق ہے وہی اس کے عمل سے مانع ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس کی توجیہہ بھی ارادۂ الٰہی کے ایک عمل سے کی جاسکتی ہے۔

خالقِ کائنات نے مختلف انبیائے کرام کو مختلف حالات و مقتضیات کے تحت مختلف معجزوں سے نوازا تھا۔ کسی کی بد دعا نے اس عالم پر طوفان بن کر قیامتِ صغریٰ بپا کر دی تھی۔ کسی کے وجودِ مسعود سے آتشِ نمرود کا الاؤ یکایک گلزار میں تبدیل ہو گیا تھا۔ کسی کی تیز قوتِ شامہ نے سینکڑوں میل ور سے پیراہنِ یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر لی تھی۔ کسی کو 'تاویل الاحادیث' کے مخصوص علم سے وافر حصہ ملا تھا۔ کسی کے ہاتھوں میں سخت لوہا موم ہو جاتا تھا۔ کسی کا تختِ سلطنت ہواؤں میں اڑتا پھرتا تھا۔ کسی کے عصا کی ایک ہی ضرب سے پتھروں سے چشمے اُبلنے لگتے اور کبھی دریاؤں میں شاہراہیں بن جاتی تھیں۔ کسی کے 'نفسِ مسیحائی' سے اندھوں کو بینائی، گونگوں کو گویائی، کوڑھیوں کو صحت اور مردوں کو زندگی مل جاتی تھی لیکن نبی آخر الزّمان، مکمل الشرائع و الادیان، حضرت محمد ﷺ کو درگاہِ حق سے دوسرے تمام انبیاء سے بڑھ کر معجزات عطا ہوئے تھے جن میں پتھروں کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، احد پہاڑ کا حرکت کرنا اور پھر نبی کریم ﷺ کی بات مانتے ہوئے تھم جانا، کھانے کا آپ ﷺ کے زمانے میں اللہ کی تسبیح پڑھنا، بھیڑیے کا آپ ﷺ کی تصدیق کرنا، معجزہ شق قمر کو بیان کیا گیا ہے اور اس پر وارد اعتراضات کے جوابات پیش کیے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے قبل از وقوع مقتولین بدر کی جگہ بر تا دی، اور حاطب بن ابی بلتعہؓ کے مکتوب کی خبر سنا دی۔

آپ ﷺ کا ایک منافق کی موت کی خبر دینا، اسی طرح تیز ہواؤں کی پیشین گوئی کرنا، ایک مٹھی مٹی کی لے کر قریش کی طرف پھینکنا، جس سے ان سب کو کچھ نظر ہی نہ آیا، بغیر دودھ والی بکری کا دودھ دینا، ایک درخت کا آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا، کھجور کے تنے کا آپ ﷺ کے فراق میں زار و قطار رونا، لعابِ دھن سے ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا صحیح ہونا، اسی طرح آپ ﷺ کے لعاب کی دیگر بہت سے برکات کو ذکر کیا گیا ہے۔ اونٹ کا آپ ﷺ سے کلام کرنا، بتوں کا آپ کے اشارے سے گرنا اور آپ ﷺ کے معجزات میں تفصیل کے ساتھ آپ کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے جادو اور معجزہ میں فرق پر اہم نکات درج کیے گئے ہیں جن سے جادو کا بطلان اور معجزے کا ثبوت ہوتا ہے۔ اسی طرح آخر پر آپ ﷺ کے بہت بڑے معجزے واقعہ اسراء و معراج کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس پر وارد اعتراضات کے جوابات اور روایات کی تحقیق پیش کی گئی ہے۔

کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے ان مکتوبات کا بیان ہے جو آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں، حکمرانوں یا سرداروں کی طرف بھیجے۔ آپ ﷺ کے خطوط میں طوالتِ بیان، عبارت آرائی، تکلف و تصنع اور لفظ و بیان کی نمائش کے بجائے سادگی، حقیقت پسندی، بے تکلفی اور اختصار کا طرز نمایاں ہے، ان میں پیغمبرانہ امانت و صداقت کے انتہائی عزم و یقین کے ساتھ حق کی دعوت ہے، اصول دین کی تبلیغ ہے، سیاسی اور معاشرتی معاہدے ہیں جن سے عہد نبوی کی سیاسی تاریخ واضح ہوتی ہے، مقبوضہ املاک کی بحالی کا وعدہ ہے، اسلام کے احکام نہ مصالح اور تشریعی مسائل وغیرہ امور کا ذکر ہے۔

مکتوباتِ نبوی میں جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے وہ چار مشہور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تھے، مشرکین عرب، عیسائی، یہودی اور زرتشتی (مجوسی)۔

ہرقل (HERCLIUS) اور مقوقس (MUQAWQIS) کے نام جو خطوط لکھے گئے ان میں اپنے اسم گرامی کے ساتھ عبد اللہ (اللہ کا بندہ خصوصیت کے ساتھ لکھا گیا ہے، اس میں مکتوب الیہم کے عقیدے کی نہایت لطیف پیرائے میں تردید کی گئی ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کا رسول، خدا کا مخلوق ہے، نہ کہ "خدا کا بیٹا"۔ مخلوق ہے نہ کہ خدا کا، جیسا کہ عیسائیوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق عقیدہ پایا جاتا ہے۔

شہنشاہ فارس خسرو پرویز وغیرہ کے نام خط میں خدا کی توحید پر خاص زور دیا گیا ہے کیونکہ فارس کے زرتشتیوں کے یہاں یزدان اور اہرمن، یعنی خیر و شر کے دو خداؤں کا عقیدہ موجود تھا اس لئے انہیں یہ بتانے کی ضرورت تھی کہ خدا ایک ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے!

فرامین رسالت عموماً حسب ذیل ترکیبی مکاتیب پر مشتمل ہیں:۔

الف۔ شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ب۔ بحیثیت مرسل رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی مع ضروری صفات۔ اور کوئی ایسا لفظ جس سے من جانب کا مفہوم ادا ہوتا ہو۔

ج۔ مکتوب الیہ کا نام مع لقب۔

د۔ امن و سلامتی کا مفہوم ادا کرنے والا فقرہ۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

ھ۔نامہ مبارک کا مضمون مختصر، پرزور اور شستہ الفاظ میں۔

و۔ آخر میں مہر رسالت۔

اس فصل میں جن لوگوں کی طرف خطوط بھیجنے کا ذکر ہے اور ان کے خطوط کی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں وہ یہ ہیں:

روم کا حکمران قیصر، فارسیوں کا بادشاہ کسریٰ، شاہِ حبش، دومۃ الجندل کا بادشاہ اکیدر، بنو زہیر، بکر بن وائل، تیماء کا یہودی عالم، اہل یمن کے نام۔

صحیح ابن حبان کی احادیث میں آپ ﷺ کی مرض الموت کا آغاز، آپ ﷺ نے آخری ایام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کے پاس گزارے، مرض الموت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کا آپ ﷺ کو دم کرنا، آپ ﷺ رفاقت اعلیٰ پسند کرتے ہیں، آخری ایام کا خطبہ: آپ ﷺ کا اپنی موت کی خبر دینا، آپ ﷺ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا گیا، بیماری کی شدت، آپ ﷺ لکھنا چاہتے ہیں، خلافت صدیقی کی طرف اشارہ نبوی، آپ ﷺ صدیق اکبرؓ کو مصلے پر کھڑا کرتے ہیں، آپ ﷺ غسل کرتے ہیں، سکرات الموت، امت کے نام آخری وصیت، آپ ﷺ نے کسی کے لیے کوئی خاص وصیت نہیں کی، وفات النبی ﷺ، آپ ﷺ سوموار کو دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں، آپ ﷺ آخری وقت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، یہود و نصاریٰ پر لعنت، نبی مکرم ﷺ کا آخری عمل، وفات النبی پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کیفیت، بوقت وفات آپ ﷺ کا لباس، نبی مکرم ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دیا گیا، آپ ﷺ کا کفن، آپ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر بچھائی گئی، آپ ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی، تدفین رسول ﷺ کے وقت قبر میں اترنے والے اصحاب، وفات النبی ﷺ پر صحابہ کے لیے ہر چیز تاریک ہو گئی، قبر رسول ﷺ کی کیفیت، رسول اللہ ﷺ کا ترکہ جیسے اہم موضوعات پر بات کی گئی ہے۔

نتائج:

- صحیح ابن حبان حدیث کی ایک جامع اور اہم کتاب ہے۔
- صحیح ابن حبان کی استنادی حیثیت کتب سیرت کے مقابلے میں کتب احادیث کی طرح مسلم اور معتبر ہے۔
- صحیح ابن حبان حدیث کی ایک ضخیم کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ سیرت نبوی کا بھی مستند ماخذ ہے۔
- صحیح ابن حبان کی روایات میں سیرت نبوی کا ذخیرہ تاریخی کتب سیرت سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔
- صحیح ابن حبان کی روایات سے سیرت نبوی کا اخذ و استنباط سیرتی مباحث میں عمدہ اضافہ ہے۔
- مقالہ میں صحیح ابن حبان کی روایات سیرت کو جمع کیا گیا ہے۔
- روایات سیرت کا محدثین کے اصولوں کے مطابق جائزہ لیا گیا ہے۔
- سیرت نگاری میں محدثانہ اسلوب تاریخی اسلوب سے زیادہ معتمد اور مستند ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
(Vol.04 No.01 (2026

مصادر و مراجع

ا

- بن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی،354ھ، صحیح ابن حبان، دار ابن حزم، بیروت، ط2012ء

ا

- بن قیم، حافظ، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر الجوزیۃ،751ھ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ط1996ء

ا

- لبانی، امام، ابو عبد الرحمن، محمد ناصر الدین، بن الحاج،1420ھ، سلسلہ احادیث صحیحہ، مکتبۃ المعارف، الریاض، س، ن

بخا

- ری، امام، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل،256ھ، الجامع الصحیح، دار السلام، الریاض، ط 1999ء

شبلی

- ، مولانا شبلی نعمانی،1914ء، سیرت النبی ﷺ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س، ن

غا

- زی، محمود احمد، ڈاکٹر2010ء، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ط2022ء

محمد

- غزالی، سقا، علامہ،1996ء، فقہ السیرہ، (مترجم) ابو مسعود اظہر ندوی، نشریات، لاہور، ط2010ء

مسلم

- ، امام، مسلم بن حجاج القشیری،206ھ، الصحیح لمسلم، دار السلام، الریاض، ط 1999ء

م

- نصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان،1930ء، رحمۃ للعالمین، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ط2016ء